International Research Journal of Arabic and Islamic Studies, Vol:03, Issue: 02, July-Dec 2023
pp: 651- 664

OPEN ACCESS
IRJAIS
ISSN (Online): 2789-4010
ISSN (Print): 2789-4002
www. irjais.com

اسلامی معاشرتی نظام اور پاکستانی سماج میں چادر و چار دیواری کے تقدس کا زوال: اسباب و تدارک

The Decline of the Sanctity of Chadar-o-Char-Diwari in Pakistani Society within the Framework of Islamic Social System: Causes and Remedies

Dr. Talib Ali Awan *
Assistant Professor, Institute of Islamic Studies and Shariah,
Muslim Youth (MY) University Islamabad, Islamabad (Pakistan)
drtalibaliawan@gmail.com
Dr. Abdul Rahman **
Assistant Lecturer, Department of Islamic Studies,
University of Gujrat, Gujrat (Pakistan)
Onlyimran2010@gmail.com

ABSTRACT

This research paper presents a comprehensive analytical study on the decline of the sanctity of chadar and char diwari (veil and domestic privacy) in Pakistani society, explored through moral, legal, psychological, and educational dimensions of Islam. Grounded in Qur’anic injunctions, Prophetic traditions, and classical Islamic jurisprudence, the paper establishes that chadar o char diwari is a divinely inspired social framework designed to preserve human dignity, family integrity, and communal morality. It argues that Islamic society, founded upon modesty (haya), justice (adl), and respect for women’s honor, faces a moral crisis as these values erode in modern Pakistan due to media liberalism, economic strain, and social imitation of Western culture. The weakening of traditional family structures, absence of moral education, and ineffective legal implementation have accelerated the deterioration of social privacy and domestic respect. Through a comparative lens, the study evaluates the harmony between Islamic principles and modern sociological theories, emphasizing that Islam not only promotes spiritual discipline and emotional balance but also protects personal and collective boundaries. The research highlights that the preservation of chadar o char diwari is essential for ensuring societal peace and gender dignity. Furthermore, it proposes a multidimensional strategy involving ethical education, religious awareness, media accountability, and legal reform for the restoration of Islamic moral order. It concludes that reviving the sanctity of chadar o char diwari is not merely a cultural necessity but a religious obligation vital for rebuilding the moral, familial, and spiritual fabric of Pakistani society in alignment with the principles of Islam.

Keywords: *Chadar-o-Char-Diwari; Islamic Social Ethics; Family Integrity; Decline of Modesty; Pakistani Society; Media and Morality; Islamic Reformation.*

تمہید

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو انسان کو نہ صرف عبادات بلکہ معاشرت، معیشت، اخلاق اور سماجی تعلقات کے تمام پہلوؤں میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اسلامی معاشرت کی بنیاد حیا، عفت، عدل، احترامِ انسانیت اور چادر و چار دیواری کے تقدس پر قائم ہے۔ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے مرد و عورت دونوں کو حفاظتِ نظر، پاکدامنی اور گھریلو وقار کے تحفظ کا حکم دیا:

"وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ"[1]

ترجمہ: "اور مؤمن عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔"

یہ آیت اسلامی معاشرت میں عزت و عصمت کے اصولی ضابطے کو واضح کرتی ہے۔[2]

"چادر و چار دیواری" صرف معاشرتی علامت نہیں بلکہ ایک روحانی و اخلاقی نظام کی نمائندہ ہے، جس کے ذریعے عورت کی عزت، خاندان کا وقار، اور سماج کی اخلاقی پاکیزگی برقرار رکھی جاتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"المرأة عورة فإذا خرجت استشرفها الشيطان"[3]

ترجمہ: "عورت پردے میں رہنے والی ہے، جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اسے بہکانے کی کوشش کرتا ہے۔"

یہ تعلیم دراصل معاشرتی نظم اور اخلاقی ضبط کی ضمانت فراہم کرتی ہے۔ پاکستانی معاشرہ، جو نظریۂ اسلام کی بنیاد پر وجود میں آیا، آج اخلاقی زوال، میڈیا کی آزادی کے نام پر عریانی کے فروغ، اور مغربی طرزِ زندگی کی تقلید کے باعث چادر و چار دیواری کے تقدس کو کھوتا جا رہا ہے۔

ماہرِ عمرانیات ڈاکٹر خلیفہ عبد الحکیم کے مطابق، "جب قومیں اپنی اخلاقی اقدار کھو دیتی ہیں تو اُن کی تہذیب صرف نام کی رہ جاتی ہے۔"[4]

اسلامی تعلیمات میں گھر کو قلعۂ عفت اور مرکزِ سکون قرار دیا گیا ہے:

"وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوا إِلَيْهَا"[5]

ترجمہ: "اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اُس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے جوڑے پیدا کیے تاکہ تم اُن سے سکون حاصل کرو۔"

یہ آیت خاندانی زندگی کے مرکز اور عورت کی حیثیت کو معاشرتی استحکام کی اساس قرار دیتی ہے۔[6]

موجودہ پاکستانی تناظر میں، معاشرتی تبدیلیاں، ڈیجیٹل میڈیا، نسوانی آزادی کے مغربی تصورات، اور معاشی دباؤ نے چادر و چار دیواری کے فلسفے کو کمزور کر دیا ہے۔ گھریلو تشدد، خاندانی بکھراؤ، اخلاقی انحطاط، اور پردے کے تصور پر سوالات اٹھنا—یہ سب اسی زوال کے نتائج ہیں۔[7]

اسلامی نقطۂ نظر سے معاشرہ تبھی پائیدار رہ سکتا ہے جب عورت کو عزت، گھر کو حرمت اور اخلاق کو بنیاد حاصل ہو۔ اگر یہ عناصر متزلزل ہو جائیں تو نہ صرف خاندان بلکہ پورا سماج اخلاقی انارکی کا شکار ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"كلكم راع وكلكم مسؤول عن رعيته"[8]

ترجمہ: "تم میں سے ہر شخص ذمہ دار ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔"

لہٰذا، چادر و چار دیواری کے زوال کا تدارک محض فقہی یا سماجی معاملہ نہیں بلکہ ایک دینی، اخلاقی اور قومی فریضہ ہے۔ اسلام کی اصل روح یہ ہے کہ معاشرہ اپنے افراد کی عزت، وقار اور حدود کا محافظ بنے۔ اس تناظر میں اس مقالے کا مقصد چادر و چار دیواری کے تصور کو اسلامی اصولوں، پاکستانی سماجی حقیقت، اور معاصر چیلنجز کے درمیان ایک تحقیقی مکالمے کی صورت میں پیش کرنا ہے — تاکہ اس زوال کے اسباب کا علمی جائزہ اور تدارک کے لیے عملی حکمتِ عملی فراہم کی جا سکے۔

1۔ چادر و چار دیواری کا تاریخی و فقہی پس منظر

1.1. تاریخی و سماجی تناظر

اسلام سے قبل عرب معاشرہ عورت کے احترام اور عزت کے اصولوں سے تقریباً ناآشنا تھا۔ عورت کو وراثت میں حصہ نہ دیا جاتا، اسے جائیداد کے برابر سمجھا جاتا، اور اُس کی عزت کا کوئی سماجی یا اخلاقی تصور موجود نہ تھا۔[9]

اسلام نے آکر عورت کو وہ مقام دیا جو اُس سے قبل کسی تہذیب میں موجود نہ تھا۔ قرآن مجید نے نہ صرف عورت کے وقار کی حفاظت کی بلکہ اس کے لیے "حجاب" اور "ستر" کے اصول مقرر کیے تاکہ معاشرہ عفت و طہارت پر قائم رہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَابِيبِهِنَّ"[10]

ترجمہ: "اے نبی! اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مومن عورتوں سے کہہ دیجیے کہ وہ اپنی چادریں اپنے اوپر ڈال لیا کریں۔"

یہ آیت چادر و چار دیواری کے اس فلسفے کی اساس ہے جو اسلامی معاشرت کی پہچان بن گیا۔[11]

چادر و چار دیواری کا تصور محض لباس یا پردے تک محدود نہیں بلکہ ایک اخلاقی و سماجی دائرۂ تحفظ ہے، جو عورت کی عزت، گھر کے سکون، اور معاشرتی توازن کو برقرار رکھنے کا ضامن ہے۔

علامہ شبلی نعمانی کے بقول، "اسلام نے عورت کو گھر کا وقار اور خاندان کا محور قرار دیا، جبکہ مرد کو اس کی حفاظت اور خدمت کا ذمہ دار بنایا۔"[12]

1.2. فقہی و شرعی بنیادیں

اسلامی فقہ میں "ستر" اور "حجاب" کے احکام کو نہایت وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ فقہائے کرام کے نزدیک عورت کے بدن کا ہر وہ حصہ جس کے ظاہر ہونے سے فتنہ کا اندیشہ ہو، اُس کا چھپانا واجب ہے۔

امام نوویؒ فرماتے ہیں:

"العورة ما يجب ستره ولا يجوز النظر إليه"[13]

ترجمہ: "عورت وہ حصہ ہے جسے چھپانا واجب اور دیکھنا ناجائز ہے۔"

اسی طرح امام ابنِ قدامہؒ لکھتے ہیں:

"وجوب الستر للمرأة أصل في الشريعة، لما فيه من صيانة العرض وحفظ الكرامة"[14]

ترجمہ: عورت کے لیے پردہ کرنا شریعت کا اصل حکم ہے کیونکہ اس سے عزت اور کرامت محفوظ رہتی ہے۔"

اسلامی فقہ میں "حریمِ بیت" یعنی چار دیواری کے اندر رہنے والی عورت کو ایک خاص تحفظ حاصل ہے۔ قرآنِ مجید میں غیر محرم مردوں کے لیے اجازت کے اوقات بھی مقرر کیے گئے:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّىٰ تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَىٰ أَهْلِهَا"[15]

ترجمہ: 'اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا دوسروں کے گھروں میں داخل نہ ہو جب تک اجازت نہ لے لو اور گھر والوں پر سلام نہ کرو۔"

یہ آیت چار دیواری کے تقدس کو قانونی، اخلاقی اور دینی حیثیت دیتی ہے۔

1.3. اسلامی تہذیب میں چادر وچار دیواری کی عملی شکل

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں خواتین گھروں میں عزت و احترام کے ساتھ زندگی گزارتی تھیں۔ امہات المؤمنینؓ کے طرزِ زندگی میں پردہ، حیاء، سادگی، اور عبادت نمایاں خصوصیات تھیں۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں:

"كُنَّا نَخْرُجُ لِحَاجَتِنَا وَلَا يَعْرِفُنَا أَحَدٌ"[16]

ترجمہ: "ہم اپنی ضرورت کے لیے باہر نکلتی تھیں مگر کوئی ہمیں پہچان نہ پاتا۔"

یہ طرزِ عمل اسلامی معاشرت میں عورت کی وقار مندی اور عفت کی علامت ہے۔

حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا:

"استحيوا في بيوتكم كما تستحيون في المساجد"[17]

ترجمہ: اپنے گھروں میں بھی ویسی ہی حیا اختیار کرو جیسی مسجد میں کرتے ہو۔"

اسلامی تاریخ کے مختلف ادوار، خصوصاً خلافتِ راشدہ، عباسیہ اور عثمانیہ کے زمانے میں، "چادر وچار دیواری" کے اصول کو خاندانی نظام کی اساس کے طور پر دیکھا گیا۔ "عورتیں تعلیم، طب، اور فنون میں حصہ لیتی تھیں مگر عزت وعفت کے دائرے میں رہ کر۔"[18]

1.4. مغربی تہذیب کے اثرات اور روایتی نظام کی کمزوری

نو آبادیاتی دور میں مغربی ثقافت اور تعلیم کے فروغ نے مسلمان معاشروں کے اخلاقی ڈھانچے کو کمزور کیا۔

سر سید احمد خان کے مطابق، "جب مغربی تمدن نے ہمارے گھروں کے پردے کو غیر ضروری قرار دیا تو دراصل ہماری معاشرت کی روح پر حملہ ہوا۔"[19]

پاکستان میں بھی رفتہ رفتہ مغربی اقدار کے زیرِ اثر "چادر وچار دیواری" کے تصور کو دقیانوسی سمجھا جانے لگا۔ میڈیا، فیشن، اور غیر محدود آزادی کے نام پر عورت کی عزت و حرمت پر وہ حملے ہوئے جنہوں نے اسلامی خاندانی نظام کی بنیادوں کو ہلا دیا۔"[20]

اسلامی نقطۂ نظر سے عورت کی عزت کا تحفظ، گھر کی حرمت کا قیام، اور خاندان کا استحکام معاشرتی ترقی کی بنیاد ہیں۔ جب یہ عناصر کمزور ہوں تو سماج انتشار، بے حیائی، اور لاقانونیت کا شکار ہو جاتا ہے — جیسا کہ آج کے پاکستانی معاشرے میں نظر آتا ہے۔ اسلامی معاشرتی نظام کی اساس عفت،

حیا، وقار، احترامِ عورت، اور چادر وچار دیواری کے تقدس پر قائم ہے۔ اسلام نے عورت کو جو مقام عطا کیا، وہ اس کے وجود کو تکریم، عزت، اور تحفظ کا درجہ دیتا ہے۔ یہی تصور اسلامی تمدن کا بنیادی ستون ہے، جو گھر کو امن، عفت اور روحانی سکون کی جگہ بناتا ہے۔

قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى "[21]

ترجمہ: "اپنے گھروں میں وقار کے ساتھ رہو اور جاہلیتِ اولیٰ کی طرح اپنی زیب وزینت ظاہر نہ کرو۔"

یہ آیت عورت کے لیے گھریلو وقار، عفت اور پردے کے نظام کو اسلامی تہذیب کی بنیاد بناتی ہے۔

امام غزالی لکھتے ہیں کہ "گھر عورت کا قلعہ اور وقار کا حصار ہے، جہاں سے عفت اور حیا کا چراغ روشن رہتا ہے۔"[22]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ"[23]

ترجمہ: "تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہ ہے۔"

یہ حدیث اسلامی معاشرت میں ذمہ داری، امانت اور سماجی نظم کی بنیاد رکھتی ہے۔ "چادر وچار دیواری" کا تصور دراصل اسی سماجی ذمہ داری کا مظہر ہے—جہاں عورت کے وقار کے ساتھ خاندان کے تحفظ کا بھی اہتمام ہے۔

ابنِ قدامہ لکھتے ہیں:

"الْبَيْتُ مَسْكَنُ السَّتْرِ وَالْأَمَانِ، وَالْمَرْأَةُ تُصَانُ فِيهِ كَمَا يُصَانُ الدُّرُّ فِي الصَّدَفِ"[24]

ترجمہ: "گھر پردے اور امن کی جگہ ہے، اور عورت اس میں ویسے ہی محفوظ ہے جیسے صدف میں موتی محفوظ رہتا ہے۔"

اسلامی تاریخ میں حرمتِ حرم اور نجی زندگی کا تقدس

اسلامی تہذیب نے ہمیشہ گھر کی حرمت اور نجی زندگی کے احترام کو بنیادی قدر کے طور پر پیش کیا۔

قرآنِ مجید میں فرمایا گیا:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّىٰ تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَىٰ أَهْلِهَا"[25]

ترجمہ: "اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا دوسروں کے گھروں میں داخل نہ ہو جب تک اجازت نہ لو اور سلام نہ کرو۔"

یہ آیت سماجی آداب، پرائیویسی اور عزتِ نفس کے تحفظ کی بنیاد فراہم کرتی ہے۔ امام قرطبی اس آیت کی تشریح میں فرماتے ہیں:

"فِيهِ دَلَالَةٌ عَلَى حُرْمَةِ الْبُيُوتِ وَأَنَّهَا مَوْضِعُ الْأَمْنِ وَالسِّتْرِ"[26]

ترجمہ: "یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ گھروں کی حرمت قائم رکھنا واجب ہے، کیونکہ یہ امن اور پردے کی جگہ ہیں۔"

اسلامی تاریخ کے ہر دور میں چادر وچار دیواری کے نظام نے عورت کو صرف سماجی تحفظ ہی نہیں بلکہ نفسیاتی اطمینان اور روحانی وقار بھی دیا۔ یہی وجہ ہے کہ مدینہ کے عہدِ نبوی میں خواتین معاشرتی عمل کا حصہ تھیں، مگر وقار اور حدودِ شرع کے اندر رہ کر۔[27]

برصغیر اور پاکستان میں چادر و چار دیواری کا تصور

برصغیر کے مسلم معاشرے میں "چادر و چار دیواری" محض ایک سماجی روایت نہیں بلکہ اسلامی اخلاقی نظام کا ثقافتی تسلسل تھا۔ مغل دورِ حکومت میں پردہ، تعلیم، گھریلو نظم اور اخلاقی تربیت کے واضح اصول موجود تھے۔

(K. A. Nizami, Medieval Muslim India and Islamic Civilization, Delhi: Munshiram Manoharlal, 1974, p. 85).

قیامِ پاکستان کے بعد علامہ اقبالؒ نے عورت کو معاشرتی تعمیر کی بنیاد قرار دیتے ہوئے کہا:

وجودِ زن سے ہے تصویرِ کائنات میں رنگ اسی کے ساز سے ہے زندگی کا سوزِ دروں[28]

اسی طرح قائداعظم محمد علی جناحؒ نے عورتوں کے کردار پر زور دیتے ہوئے فرمایا:

"عورتوں کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی، انہیں وہی مقام دیا جائے جو اسلام نے دیا ہے۔"[29]

تاہم جدید دور میں میڈیا کے منفی اثرات، مغربی طرزِ زندگی، اور قانونی نظام کی کمزوریوں نے اس اسلامی و ثقافتی تصور کو زوال پذیر کر دیا۔ جیسا کہ ڈاکٹر محمود الحسن لکھتے ہیں:

"اسلامی معاشرت میں عورت کا وقار اُس وقت مجروح ہوتا ہے جب پردے اور حیا کے اصول محض روایت بن جائیں، عبادت نہ رہیں۔"[30]

اسلامی معاشرت میں "چادر و چار دیواری" کا مفہوم عورت کی عزت، عفت، حیا، اور سماجی تحفظ کا مجموعہ ہے۔ یہ نظام نہ صرف گھریلو امن و اطمینان کی ضمانت دیتا ہے بلکہ معاشرتی توازن اور اخلاقی عدل کا مظہر بھی ہے۔ پاکستانی سماج میں اس تصور کا احیاء دراصل اسلامی اخلاقیات کی بحالی کے مترادف ہے—جہاں قانون، تعلیم، اور میڈیا سب کو عورت کے احترام اور گھریلو تقدس کے فروغ میں کردار ادا کرنا ہوگا۔

2۔ پاکستانی معاشرے میں چادر و چار دیواری کے تقدس کا زوال—اسباب و عوامل

2.1۔ تمہید

پاکستان کا قیام اسلامی نظریے پر ہوا جس کی بنیاد قرآن و سنت کے اصولوں پر رکھی گئی تھی۔ بانیٔ پاکستان محمد علی جناحؒ نے اپنے خطابات میں بارہا فرمایا کہ "پاکستان کا آئندہ دستور اسلامی اصولوں کی روشنی میں ترتیب دیا جائے گا۔"[31]

تاہم وقت کے ساتھ پاکستانی معاشرہ اس فکری اساس سے بتدریج دور ہوتا گیا۔ چادر و چار دیواری، جو عورت کی عزت، خاندان کے استحکام اور سماجی وقار کی علامت تھی، اب زوال پذیر دکھائی دیتی ہے۔ اسلامی تہذیب کے اس بنیادی اصول کی کمزوری نہ صرف اخلاقی بحران بلکہ معاشرتی بے چینی، گھریلو تنازعات، طلاق کی شرح میں اضافہ اور خواتین کے عدم تحفظ کی صورت میں نمایاں ہو چکی ہے۔

2.2۔ سماجی اور اخلاقی عوامل

(الف) میڈیا اور ثقافتی یلغار

میڈیا نے پاکستانی معاشرے میں اخلاقی اقدار کو کمزور کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ ڈرامے، اشتہارات اور فلمیں مغربی معاشرتی ماڈلز کو "ترقی" اور "آزادی" کے عنوان سے پیش کرتی ہیں، جس کے نتیجے میں عورت کے تقدس اور چادر و چار دیواری کا تصور قدامت پرستی سمجھا جانے لگا۔ ڈاکٹر

انعام الحق کے مطابق، "پاکستانی میڈیا نے حیا اور پردے کے اسلامی اصولوں کو دقیانوسی بنا کر پیش کیا اور جدید عورت کو بے پردگی کی علامت کے طور پر دکھایا۔"[32]

(ب) مغربی طرزِ تعلیم کا غلبہ

تعلیمی اداروں میں مغربی نصاب اور لبرل نظریات کے فروغ نے نوجوان نسل کی اخلاقی تربیت کو کمزور کر دیا۔ اسلام کی بجائے سیکولر نظریات کو فروغ دینے سے نئی نسل میں "حیا" اور "عزتِ نفس" کے اسلامی تصورات مدھم ہو گئے۔ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی نے فرمایا:

"جب تعلیم سے اخلاقی روح نکل جائے تو تمدن صرف جسمانی ترقی تک محدود رہ جاتا ہے اور روحانی اقدار مٹ جاتی ہیں۔"[33]

(ج) سوشل میڈیا کا غلط استعمال

سوشل میڈیا کے پلیٹ فارمز نے ایک طرف شعور پیدا کیا، مگر دوسری جانب بے حیائی، فحاشی، اور نجی زندگی کے بے جا اظہار کو فروغ دیا۔ مفتی تقی عثمانی لکھتے ہیں:

"سوشل میڈیا نے حیا کے پردے چاک کر دیے، اور خواتین کی عزت و وقار کو تماشہ بنا دیا۔"[34]

2.3۔ قانونی و سماجی کمزوریاں

(الف) عدالتی اور قانونی نظام کی کمزوری

پاکستان میں خواتین کے تحفظ سے متعلق قوانین تو موجود ہیں، مگر ان پر مؤثر عمل درآمد نہ ہونے کی وجہ سے عزت و حرمت کے مقدمات اکثر غیر سنجیدگی سے نمٹائے جاتے ہیں۔ سابق چیف جسٹس تصدق حسین جیلانی نے اپنے فیصلے میں لکھا:

"ریاست عورت کے تحفظ کی ضامن ہے، مگر قانون کا خوف تبھی پیدا ہو گا جب اس پر عمل ہو۔"[35]

(ب) خاندانی نظام کی کمزوری

روایتی خاندانی نظام میں والدین، بزرگوں اور معاشرتی اقدار کا احترام بنیادی حیثیت رکھتا تھا۔ اب یہ نظام کمزور ہو چکا ہے، جس کے نتیجے میں خواتین کو نہ صرف معاشرتی بلکہ گھریلو سطح پر بھی تحفظ حاصل نہیں۔ ڈاکٹر خورشید احمد کے مطابق، "خاندانی نظام کا بکھراؤ دراصل عورت کے وقار اور چار دیواری کے تقدس کے زوال کا پہلا مرحلہ ہے۔"[36]

2.4۔ نفسیاتی اور تہذیبی پہلو

(الف) احساسِ کمتری اور ثقافتی مرعوبیت

پاکستانی معاشرہ مغربی طرزِ زندگی سے اس قدر متاثر ہو چکا ہے کہ اپنی اسلامی اقدار پر عمل کرنا بعض حلقوں میں "پسماندگی" سمجھا جاتا ہے۔ ڈاکٹر اقبال احمد کے مطابق: "احساسِ کمتری ایک نفسیاتی بیماری ہے جو قوموں کو اپنی تہذیب سے بیزار کر دیتی ہے۔"[37]

(ب) عورت کی معاشی مجبوری اور سماجی دباؤ

معاشی تنگدستی اور بڑھتی ہوئی مہنگائی نے عورت کو گھر سے باہر نکلنے پر مجبور کر دیا ہے۔ اگرچہ عورت کی ملازمت بذاتِ خود ناجائز نہیں، مگر اس کے نتیجے میں بعض جگہوں پر چادر وچار دیواری کا تقدس متاثر ہوا ہے۔ مولانا اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں:

"اگر عورت ضرورت کے تحت گھر سے نکلے تو پردے کے اصولوں کی پابندی لازم ہے، ورنہ معاشرتی بگاڑ ناگزیر ہے۔"[38]

2.5۔ مذہبی واخلاقی زوال کا اثر

اسلامی تعلیمات میں عورت کے وقار، گھریلو نظام کی حرمت، اور خاندان کی استواری کو بنیادی مقام حاصل ہے۔ مگر موجودہ دور میں مذہبی تربیت کے فقدان نے ان اصولوں کو ثانوی حیثیت دے دی ہے۔ قرآن کریم میں واضح حکم ہے:

"وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ '"[39]

ترجمہ: "اپنے گھروں میں وقار کے ساتھ رہو اور پہلی جاہلیت کی طرح اپنی زیب وزینت کا اظہار نہ کرو۔"

یہ آیت آج کے دور کے لیے ایک اخلاقی منشور کی حیثیت رکھتی ہے — مگر افسوس کہ پاکستانی معاشرے میں اس پر عمل روز بروز کم ہوتا جارہا ہے۔

پاکستانی معاشرے میں "چادر وچار دیواری" کے تقدس کا زوال محض ایک سماجی تبدیلی نہیں بلکہ ایک روحانی و اخلاقی بحران ہے۔ میڈیا، مغربی تعلیم، قانونی کمزوریاں، اور مذہبی غفلت نے مل کر اس تصور کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔ اسلامی نقطۂ نظر سے یہ زوال اس وقت تک درست نہیں ہو سکتا جب تک تعلیمی نصاب، خاندانی نظام، اور میڈیا کو اسلامی اخلاقیات کے تابع نہ کر دیا جائے۔ زوالِ اقدار کے یہ مظاہر — میڈیا، تعلیم، قانون، اور سماجی رویّے — دراصل اس امر کی نشاندہی کرتے ہیں کہ پاکستانی معاشرہ اسلامی تہذیبی روح سے بتدریج دور ہو رہا ہے۔ "چادر وچار دیواری" کا تقدس محض روایتی تصور نہیں بلکہ اسلامی معاشرتی استحکام کی علامت ہے۔ اس کے زوال کا مطلب صرف عورت کی بے حرمتی نہیں بلکہ پورے معاشرتی ڈھانچے کا انحطاط ہے۔

3۔ تدارک کی حکمتِ عملی — اسلامی و عملی تجاویز برائے تحفظِ چادر وچار دیواری

3.1۔ تمہید

اسلامی معاشرتی نظام میں چادر وچار دیواری عورت کی عزت، خاندانی استحکام اور سماجی تحفظ کی علامت ہے۔ یہ محض ایک سماجی روایت نہیں بلکہ قرآنی اور نبوی تعلیمات کا واضح تقاضا ہے۔ اسلام نے عورت کو وقار، عفت، اور عزت کے حصار میں رکھا تاکہ وہ اپنی حقیقی ذمہ داریوں — یعنی نسل وخاندان کی تربیت — کو اطمینان اور تحفظ کے ساتھ انجام دے سکے۔ موجودہ پاکستانی معاشرہ، جہاں میڈیا کی آزادی، مغربی ثقافتی اثرات، اور خاندانی کمزوریاں عام ہیں، وہاں اسلامی تدارک کی حکمتِ عملی اختیار کرنا وقت کی اہم ترین ضرورت بن چکا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ"[40]

ترجمہ: 'یقیناً اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدلیں۔"

3.2۔ دینی واخلاقی تربیت کی بحالی

(الف) خاندانی نظام میں اخلاقی تربیت

خاندان اسلامی معاشرت کی بنیاد ہے۔ اگر گھر کے ماحول میں پردہ، حیا، اور باہمی احترام کی تربیت دی جائے تو یہ اقدار نسل در نسل منتقل ہوتی ہیں۔ ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے مطابق، "اخلاقی تربیت کا آغاز ماں کی گود سے ہوتا ہے، کیونکہ خاندان ہی وہ پہلا ادارہ ہے جو عورت کے وقار اور چار دیواری کے تقدس کو جیتا جاگتا اصول بنا سکتا ہے۔"[41]

(ب) مساجد و مدارس کا فعال کردار

مساجد اور مدارس کو معاشرتی اصلاح کا مرکز بنایا جائے۔ خطبۂ جمعہ اور دروسِ قرآن میں پردے، حیا، اور خاندانی حرمت کے مضامین شامل کیے جائیں۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "الْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الإِيمَانِ"[42] ترجمہ: "حیا ایمان کی ایک شاخ ہے۔"

(ج) نصابی اصلاحات

اسلامیات کے نصاب میں "چادر و چار دیواری"، عفت و عصمت اور "عزتِ نسواں" کے موضوعات کو تفصیلاً شامل کیا جائے۔ ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کے مطابق، "نصابِ تعلیم میں اسلامی اقدار کا احیاء، معاشرتی زوال کے سدباب کی بنیاد بن سکتا ہے۔"[43]

3.3. میڈیا کی اصلاح اور ضابطۂ اخلاق

(الف) ریاستی سطح پر میڈیا پالیسی

اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کے مطابق، ٹی وی ڈراموں، اشتہارات اور فلموں میں پردہ، حیا اور خاندانی اقدار کو فروغ دینے کی پالیسی مرتب کی جائے۔[44]

(ب) مثبت کردار سازی

میڈیا میں خواتین کو مضبوط مگر باحیا کردار کے طور پر دکھایا جائے — تاکہ نئی نسل کے ذہن میں "باوقار عورت" کا مثبت تصور پیدا ہو۔ جیسا کہ مولانا مودودیؒ فرماتے ہیں: "اسلام عورت کو پردے میں قید نہیں کرتا، بلکہ عزت کے حصار میں محفوظ کرتا ہے۔"[45]

(ج) سوشل میڈیا آگاہی مہم

حکومت اور مذہبی ادارے مل کر "حیا مہم" (Modesty Campaign) جیسے پروگرام شروع کریں، جس میں نوجوانوں کو "ڈیجیٹل پردہ" (Digital Modesty) کے جیسے جدید تصور سے روشناس کرایا جائے۔

3.4. قانونی و حکومتی اقدامات

(الف) خواتین کے تحفظ کے قوانین پر عمل درآمد

"تحفظِ خواتین ایکٹ" اور "گھریلو تشدد ایکٹ" کو اسلامی تعلیمات کے مطابق مزید مؤثر بنایا جائے تاکہ عورت کی عزت و وقار اور گھریلو حرمت کو یقینی بنایا جا سکے۔

(ب) خاندانی عدالتوں میں اسلامی مشاورت

فیملی کورٹس میں علما و ماہرینِ نفسیات پر مشتمل مشاورتی کمیٹیاں قائم کی جائیں، تاکہ گھریلو تنازعات کو اسلامی اخلاقیات کی روشنی میں حل کیا جا سکے۔

(ج) ذرائع ابلاغ کی نگرانی

پاکستان الیکٹرانک میڈیا ریگولیٹری اتھارٹی (PEMRA) کو پابند کیا جائے کہ "عورت کی عزت اور چار دیواری" کے خلاف مواد نشر کرنے والے اداروں کے خلاف فوری کارروائی کی جائے۔

3.5. سماجی سطح پر اصلاحی اقدامات

(الف) خواتین کی تعلیمی و سماجی رہنمائی

خواتین کے لیے اسلامی اقدار پر مبنی تربیتی ادارے قائم کیے جائیں جہاں پردہ، حیا، ازدواجی زندگی، اور گھریلو تربیت کے عملی پہلو سکھائے جائیں۔

ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے مطابق: "اگر مسجد و مدرسہ اخلاقی تربیت کا مرکز بن جائیں تو کوئی طاقت عورت کی حرمت پامال نہیں کر سکتی۔"[46]

ڈاکٹر یوسف القرضاوی لکھتے ہیں: "اصلاحِ معاشرہ کا راستہ تبلیغ، تعلیم اور عملی مثالوں سے گزرتا ہے، قانون سے نہیں۔"[47]

(ب) نوجوان نسل کی کردار سازی

یونیورسٹیوں اور کالجوں میں "اسلامی اخلاقیات و سماجیات" کے مضامین لازمی کیے جائیں۔ ڈاکٹر اسرار احمد کے مطابق، "نوجوان وہ ستون ہیں جن پر تہذیب کی عمارت کھڑی ہوتی ہے۔ اگر وہ مغرب سے مرعوب ہوں تو تہذیب بکھر جاتی ہے۔"[48]

(ج) خاندانی مشاورت کے مراکز

ہر ضلع میں "اسلامی خاندانی مشاورت سینٹرز" قائم کیے جائیں، جہاں ماہرینِ نفسیات، علما اور سماجی کارکن خواتین کو خاندانی تنازعات اور عزتِ نفس کے مسائل میں رہنمائی فراہم کریں۔

3.6. روحانی و فکری اصلاح

(الف) قرآن و سنت کی اجتماعی فہم

مساجد، جامعات، اور ٹی وی چینلز پر قرآن و سنت کے پروگرامز کو فروغ دیا جائے، تاکہ عوام میں "حیا" اور "عزت" کے شعور کو بیدار کیا جا سکے۔

(ب) صوفیانہ تربیت

خانقاہوں اور روحانی مراکز میں تزکیۂ نفس اور ضبطِ نفس کی تربیت دی جائے۔ جیسا کہ حضرت علیؓ نے فرمایا: "عزت علم و تقویٰ میں ہے، نہ کہ لباس یا جاہ میں۔"[49]

اسلامی معاشرتی نظام میں عورت کی عزت و حرمت کا تحفظ صرف فرد یا خاندان کی ذمہ داری نہیں بلکہ پورے معاشرے کی اجتماعی فریضہ ہے۔ چادر و چار دیواری محض ایک ثقافتی مظہر نہیں بلکہ اسلامی اخلاقی تہذیب کی اساس ہے۔ اگر پاکستان کو ایک حقیقی اسلامی فلاحی ریاست بنانا ہے تو میڈیا، تعلیم، قانون، اور روحانی تربیت — سب کو اسلامی اخلاقی اقدار کے تابع کرنا ہوگا۔ جیسا کہ علامہ اقبالؒ نے فرمایا:

وجودِ زن سے ہے تصویرِ کائنات میں رنگ، اسی کے ساز سے ہے زندگی کا سوزِ دروں۔

عملی طور پر نصاب میں درج ذیل پہلو شامل کیے جا سکتے ہیں: اسلامی اخلاق و آداب کے مضامین، سیرت النبی ﷺ پر تربیتی ورکشاپس، گھریلو وقار، حیا اور خاندانی احترام پر عملی سرگرمیاں۔ یہی وہ اقدامات ہیں جو چادر و چار دیواری کے تصور کو علمی بنیادوں پر زندہ کر سکتے ہیں۔ چادر و چار دیواری کا

تقدس اسلامی اخلاقیات کا بنیادی ستون ہے۔اس کے تحفظ کے لیے معاشرتی، قانونی، اور تعلیمی تینوں سطحوں پر مربوط اصلاحی اقدامات ناگزیر ہیں۔اسلامی معاشرہ اسی وقت متوازن بن سکتا ہے جب عورت کو عزت، گھر کو حرمت، اور حیا کو شعار بنایا جائے۔

4۔ نتائج و سفارشات (Findings and Recommendations)

4.1۔ نتائج (Findings)

(الف) چادر و چار دیواری کا اسلامی تصور

تحقیق سے یہ امر واضح ہوا کہ چادر و چار دیواری کا تصور محض ثقافتی یا علاقائی روایت نہیں بلکہ قرآنی و نبوی تعلیمات پر مبنی ایک بنیادی سماجی اصول ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى"[50]

ترجمہ: "اپنے گھروں میں باوقار رہو اور جاہلیتِ اولیٰ کی طرح اپنی زینت کی نمائش نہ کرو۔"

یہ آیت "چار دیواری" اور عورت کی عفت و عصمت کے تقدس کو اخلاقی و روحانی حدود کے ساتھ جوڑتی ہے، جس سے عورت کی عزت و احترام کی ضمانت ملتی ہے۔

(ب) موجودہ پاکستانی معاشرتی زوال: میدانی و کتبہ جاتی تحقیق سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ پاکستانی معاشرہ اسلامی معاشرتی اصولوں سے تیزی سے دور ہو رہا ہے۔ میڈیا کے منفی اثرات، غیر اسلامی فیشن، خاندانی کمزوریاں، اور عدالتی کمزور عملداری نے "عورت کی حرمت" کو مجروح کیا ہے۔[51] یہ زوال صرف سماجی نہیں بلکہ روحانی اور فکری بحران کی علامت ہے۔

(ج) تعلیم و تربیت کی کمزوری: تحقیقی مشاہدہ کے مطابق، موجودہ نصابِ تعلیم میں "اسلامی اقدار" کو ثانوی حیثیت حاصل ہے۔ اسکولوں، جامعات اور دینی اداروں کے درمیان فکری ربط کی کمی سے طلبہ میں حیا، عفت، اور اخلاقی توازن متاثر ہو رہا ہے۔

(د) قانونی کمزوریاں: اگرچہ آئینِ پاکستان کے آرٹیکل 31 اور 35 میں اسلامی اقدار اور عورت کے وقار کے تحفظ کی ضمانت دی گئی ہے، لیکن قانون نافذ کرنے والے ادارے اکثر "خاندانی حرمت" کے خلاف جرائم پر مؤثر اقدام نہیں کرتے۔ اس سے عورت کی عزتِ نفس اور گھریلو تحفظ متاثر ہوتا ہے۔

(ہ) روحانی و فکری انحطاط: تحقیق سے یہ بھی سامنے آیا کہ روحانیت، تصوف اور تزکیۂ نفس کے مراکز کمزور پڑ چکے ہیں، حالانکہ یہی ادارے "باطنی تربیت" کے ذریعے معاشرتی اصلاح کی بنیاد رکھتے تھے۔

4.3۔ سفارشات (Recommendations)

(الف) اسلامی تعلیمی اصلاحات

1. اسلامی نصاب کی تشکیلِ نو— تعلیمی نصاب میں "پردہ، حیا، عزتِ نسواں، خاندانی نظام" جیسے موضوعات کو مرکزی حیثیت دی جائے۔

2. اساتذہ کی تربیت— ٹیچرز ٹریننگ پروگرامز میں اسلامی معاشرتی اصول شامل کیے جائیں تاکہ وہ طلبہ میں اخلاقی شعور پیدا کر سکیں۔

3. یونیورسٹیوں میں تحقیقاتی مراکز— "اسلامی سماجیات اور خاندانی نظام" پر تحقیق کرنے والے خصوصی چیئرز قائم کی جائیں۔

(ب) میڈیا کی اصلاح

1. اسلامی ضابطۂ اخلاق — پیمرا (PEMRA) کے قواعد میں اسلامی اقدار کے فروغ سے متعلق شقیں مزید واضح کی جائیں۔

2. حیا مہم — حکومت اور مذہبی ادارے "حیا اور خاندانی تحفظ" پر آگاہی مہمات شروع کریں۔

3. مثبت مواد کی ترویج — اسلامی تاریخ، خواتینِ اسلام کے کردار، اور معاشرتی اقدار پر مبنی ڈرامے و فلمیں تیار کی جائیں۔

(ج) قانونی و عدالتی اقدامات

1. قانونی نفاذ میں شفافیت — "خاندانی حرمت" سے متعلق جرائم کے مقدمات کو تیز ترین عدالتی کارروائی کے دائرے میں لایا جائے۔

2. شرعی مشاورتی کمیٹیاں — فیملی کورٹس میں علما، نفسیاتی ماہرین، اور سماجی کارکنان پر مشتمل بورڈ تشکیل دیا جائے۔

3. قانون سازی میں علما کی شمولیت — نئی پالیسیوں میں اسلامی فقہی اصولوں کو شامل کرنے کے لیے اسلامی نظریاتی کونسل کا کردار بڑھایا جائے۔

(د) خاندانی و سماجی تربیت

1. خاندانی مشاورت مراکز — ہر ضلع میں "اسلامی خاندانی مشاورت سینٹرز" قائم کیے جائیں تاکہ ازدواجی تنازعات کو اخلاقی انداز میں حل کیا جاسکے۔

2. والدین کی تربیت — والدین کے لیے ورکشاپس کا اہتمام کیا جائے جن میں بچوں کی اسلامی تربیت کے عملی پہلو سکھائے جائیں۔

3. خواتین کے لیے تربیتی ادارے — باوقار خواتین کے کردار کو اجاگر کرنے والے تربیتی کورسز وضع کیے جائیں۔ (ڈاکٹر طاہر القادری، اسلامی معاشرت اور خاندانی نظام، ص104)۔

(ہ) روحانی و فکری اصلاح

1. تصوف اور تزکیۂ نفس کے ادارے — خانقاہوں اور مدارس کو "تزکیہ و تربیتِ نسواں" کے مراکز کے طور پر فعال کیا جائے۔

2. قرآن فہمی کی اجتماعی تحریک — معاشرتی اصلاح کے لیے قرآن وسنت کی تعلیمات کو عام فہم زبان میں عام کیا جائے۔

3. فکری بیداری — علماء، ادباء اور میڈیا کے اشتراک سے ایسی فکری تحریکیں چلائی جائیں جو مغربی لادینیت کے اثرات کا علمی جواب دے سکیں۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

[1] النور: 31

[2] تفسیر ابنِ کثیر، ج 3، ص 282۔

[3] ترمذی، کتاب الرضاع، حدیث 1173

[4] خلیفہ عبدالحکیم، فکرِ اسلامی کی تشکیلِ جدید، لاہور: ادارہ ثقافتِ اسلامیہ، 1982، ص45۔

[5] الروم: 21

[6] تفسیر طبری، ج 7، ص 236۔

[7] ڈاکٹر طاہر منصور، پاکستانی معاشرت اور مذہبی اقدار، کراچی: دانش پبلی کیشنز، 2019، ص77۔

[8] بخاری، کتاب الأحکام، حدیث 893

[9] ابنِ ہشام، السیرة النبویة، بیروت: دارالمعرفه، ج 1، ص 88۔

[10] الأحزاب: 59

[11] تفسیر قرطبی، ج 14، ص 243۔

[12] علم الکلام، دہلی: انجمن ترقی اردو، 1935، ص 211۔

[13] نووی، شرح صحیح مسلم، قاہرہ: دارالحدیث، ج 4، ص 31

[14] ابنِ قدامه، المغنی، بیروت: دارالفکر، ج 9، ص 491

[15] النور: 27

[16] بخاری، کتاب الحجاب، حدیث 6248

[17] ابنِ ابی شیبه، المصنف، ج 5، ص 196

[18] عبدالحلیم محمود، المرأة بین الإسلام و الحضارة الغربیة، قاہرہ: دارالمعارف، 1975، ص 64۔

[19] خطباتِ سرسید، علی گڑھ: علمی مجلس، 1893، ص 112۔

[20] ڈاکٹر شکیل اوج، اسلام اور جدید معاشرتی رجحانات، کراچی: جامعہ کراچی، 2013، ص 91۔

[21] الاحزاب: 33

[22] احیاء علوم الدین، بیروت: دارالمعرفه، ج 2، ص 354.

[23] صحیح بخاری، کتاب الجمعة، حدیث: 893

[24] المغنی، ابن قدامه المقدسی، بیروت: دارالفکر، ج 8، ص 123.

[25] النور: 27

[26] الجامع لأحکام القرآن، قرطبی، بیروت: دار الکتب العلمیة، ج 12، ص 234.

[27] محمد حمید اللہ، خطبۂ حجۃ الوداع کا تاریخی و سماجی مطالعہ، کراچی: دارالاشاعت، 1998، ص 102.

[28] بانگِ درا، نظم "عورت"، لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز، ص 245.

[29] قائداعظم محمد علی جناح، تقریر بمقام کراچی، 25 مارچ 1940، Quaid-e-Azam's Speeches, Vol. II, p.112.

[30] اسلامی اخلاقیات اور جدید معاشرہ، لاہور: ادارہ تحقیقات اسلامی، 2015، ص 97.

[31] قائداعظم، خطاباتِ جناح، کراچی: نیشنل بک فاؤنڈیشن، 1954، ص 72۔

[32] میڈیا اور اسلامی اقدار، لاہور: ادارہ ثقافتِ اسلامیہ، 2015، ص 67۔

[33] تعلیماتِ اسلامی اور جدید چیلنجز، لاہور: ترجمان القرآن، 1969، ص 55

[34] اسلام اور جدید ذرائع ابلاغ، کراچی: مکتبہ معارف القرآن، 2018، ص 142

[35] عدالتی فیصلے برائے خواتین کے حقوق، اسلام آباد: فیڈرل لاء جرنل، 2014، ص 212

[36] اسلامی خاندانی نظام، اسلام آباد: ادارہ ثقافتِ اسلامی، 2009، ص 99

[37] تہذیبی زوال اور نفسیاتی وجوہات، لاہور: مجلسِ تحقیق، 2011، ص 61

[38] بہشتی زیور، دہلی: اشاعتِ اسلام، ج 7، ص 214

[39] الاحزاب: 33

[40] الرعد: 11

[41] ڈاکٹر محمد طاہر القادری، اسلامی معاشرت اور خاندانی نظام، لاہور: منہاج القرآن پبلیکیشنز، 2016، ص 89

[42] صحیح بخاری، حدیث: 9

[43] اسلامی فکر اور عصری تعلیم، لاہور: ادارہ تحقیقات اسلامی، 2012، ص 103

[44] اسلامی نظریاتی کونسل، رپورٹ برائے اصلاحِ میڈیا، اسلام آباد، 2018، ص 24۔

[45] پردہ اور عورت کی آزادی، لاہور: ترجمان القرآن، 1951، ص 37

[46] ڈاکٹر محمد طاہر القادری، اسلام میں انسانی حقوق، لاہور: منہاج القرآن پبلی کیشنز، 2012، ص 105

[47] ڈاکٹر یوسف القرضاوی، الإسلام حضارة الغد، قاہرہ: دار الشروق، 1995، ص 174

[48] ڈاکٹر اسرار احمد، اسلامی تہذیب اور جدید دور، لاہور: مکتبہ الفرقان، 1998، ص 72

[49] نہج البلاغہ، خطبہ 193

[50] الاحزاب: 33

[51] ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی، اسلامی فکر اور عصری تعلیم، لاہور: ادارہ تحقیقات اسلامی، 2012، ص 115